مرزا قادیانی......نیم حکیم خطرۂ جان

عرفان محمود برق
نومسلم (سابق قادیانی)

حق وصداقت کی شمع سے فروزاں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تو اُس کی رضا جوئی کے تابع رہتا ہے اور تمام علوم بھی اُسی عالم الغیب سے سیکھتا ہے لیکن ابلیسی نبوت کا استاد شیطان ملعون اور شیطان صفت انسان بنتے ہیں۔ جھوٹا مدعی نبوت مکتب بھی جاتا ہے، اپنے استادوں سے گالیاں بھی سنتا ہے اور مرغا بن کر جوتے بھی کھاتا ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی جوان تمام عوامل سے گزر کر فرنگی کے اشارۂ ابرو پر مدعیٔ نبوت ہوا۔ مرزا قادیانی نے طب کی بعض کتابیں اپنے والد سے پڑھی تھیں۔ وہ اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں لکھتا ہے:

> ''میں نے فنِ طبابت کی چند کتابیں اپنے والد سے جو ایک نہایت حاذق طبیب تھے، پڑھیں۔''
> (کتاب البریہ، حاشیہ ص ۱۵۰)

طب جیسے حساس شعبے میں اتنی محدود معلومات کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی نے ستم یہ ڈھایا کہ وہ خود مسند معالجت پر آبیٹھا اور مختلف امراض کی ادویات سازی کرنے لگ گیا۔ جہلا نے سمجھا کہ شاید یہ بڑے حکیم صاحب ہیں اور غیبی خبریں رکھتے ہیں، اس لیے ان کی دی ہوئی دوا ضرور اکسیرِ اعظم کا درجہ رکھے گی۔ چنانچہ انھوں نے یہ سوچ کر مرزا قادیانی سے مختلف امراض کی ادویات لینی شروع کر دیں۔

جب تریاقِ الٰہی، ذلت ورسوائی بن گئی:

اسی دور میں ایک دفعہ ہندوستان میں طاعون کی وبا پھوٹی۔ اس موقع پر مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی جھاڑی کہ اُسے الہام ہوا ہے کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یوں تھے:

> ''ما کان اللّٰہ یعذبھم وانت فیھم .انہ اوی القریۃ .ولاالاکرام لھلک المقام . خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالاں کہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور اس تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔'' (تذکرہ، ص ۴۳۶)

> ''اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا ہم سمجھو کہ قادیان اسی لیے محفوظ رکھا گیا کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔'' (دافع البلاء، ص ۴۔۵، درروحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۲۵۔۲۲۶، از مرزا)

مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی نے پورا ہونے سے صاف انکار کر دیا اور مرزا کی مزید ذلت و رسوائی کا سبب بن گئی۔ قادیان میں طاعون کی وبا اس قدر زور سے حملہ آور ہوئی کہ قادیانیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئی اور مرزا قادیانی سمیت اُس کے پیروکار چیخ اٹھے:

''اے خدا! ہماری جماعت سے طاعون کو اٹھا لے۔'' (اخبار بدر، قادیان، ۴؍مئی ۱۹۰۵ء)

''ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔''

(حقیقت الوحی، ص ۲۳۲، در روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۲۳۳، از مرزا قادیانی)

قادیان میں طاعون کی وبا پھوٹنے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے گرد پھر مریضوں کا ہجوم لگ گیا۔ ایسی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنی حکیمی جھاڑتے ہوئے بھنگ کا گھوٹا پی کر ایک دوائی تیار کی، جسے ''تریاق الٰہی'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس دوائی کی تیاری میں مرزا نے طب سے بے بہرہ وری اور حقیقت ناشناسی کا ثبوت یوں بہم پہنچایا کہ جتنی بھی دیسی اور انگریزی ادویات ہاتھ لگتی گئیں، انھیں اکٹھی کر کے مکس کرواتا گیا اور آخر بہت سی فالتو، حرام، مکروہ، غیر ضروری اور ضرر رساں ادویات کا معجون قاتل تیار کر ڈالا۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے اس بات کا اقرار یوں کیا ہے کہ:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی ''تریاق الٰہی'' تیار کرائی تھی۔ حضرت خلیفہ اوّل نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی پیش کی۔ وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیئے۔ لوگ کوٹتے پیستے تھے۔ آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے۔ کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے اور وہ بھی سب اسی کے اندر الٹا دیا۔ اسی طرح کی وائنیم پی کی ایک بوتل لا کر ساری الٹ دی (مگر چند سطور بعد مرزا بشیر احمد قادیانی اس بات کا بھی اقراری ہے کہ) طبی تحقیق کرنے والوں کے لیے علیحدہ علیحدہ چھان بین بھی ضروری ہوتی ہے۔ تا کہ اشیاء کے خواص متعین ہو سکیں۔'' (سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۳۱۸، ۳۱۹)

حکیم نور الدین کا اقرار:

جب حکیم نور الدین خلیفہ قادیان نے مرزا قادیانی کی یہ احمقانہ حرکت دیکھی تو بے ساختہ اُس نے بھی کہہ ہی دیا کہ مرزا قادیانی کی یہ بنائی ہوئی دوا کسی طبی فائدے کی بجائے غیر جاندار اور بے اثر ہے۔ ملاحظہ ہو:

مرزا بشیر احمد قادیانی ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے کہ:

''(''تریاق الٰہی'' میں مرزا قادیانی نے) دیسی اور انگریزی اتنی دوائیاں ملا دیں کہ حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نور الدین) فرمانے لگے کہ طبی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر نہیں رہا۔''

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ۲۱۸)

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں......

مرزا قادیانی کے بنائے ہوئے اس ضرر رساں نسخے جسے ''تریاق الٰہی'' کا اعزاز حاصل تھا۔ لوگوں نے کثیر

تعداد میں استعمال کیا۔ لیکن صحت کے ان طلب گاروں کے ساتھ مرزا قادیانی کی روحانیت اور اُس کے ''تریاق الٰہی'' نے کیا سلوک کیا؟ پڑھیے:

☆ ''اس جگہ (قادیان) زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔ کل آٹھ آدمی مرے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔'' (مرزا قادیانی کا مکتوب، محررہ، ۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء)

☆ ''قادیان میں ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہے۔ ابھی اس وقت جو کچھ لکھ رہا ہوں ایک ہندو بیجناتھ نام جس کا گھر گویا ہم سے دیوار بہ دیوار ہے۔ چند گھنٹہ بیمار رہ کر راہی ملک عدم ہوا۔''
(مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم نمبر چہارم، ص ۱۱۶)

☆ ''مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں ہوئی ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں۔ میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔''
(مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم نمبر اوّل، مکتوبات نمبر ۳۸)

☆ ''قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے...... پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے ارد گرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں۔'' (سلسلہ احمدیہ، جلد اوّل، ص ۱۲۲)

یہ تھی کذاب قادیان کی روحانیت اور ''تریاق الٰہی'' کا ''فیض'' کہ جس شخص نے طاعون کی وبا کا شکار نہیں بھی ہونا تھا، اُسے بھی طاعون نے پچھاڑ کر مرزا کی جھوٹی اور جعلی حکمت خطرہ جان کو سب کے سامنے افشاں کر دیا اور یہ ثابت کر دکھایا کہ:

مرجے دے لکیاں آکھے تے گندی موت مرجاویں گا
تے جے لائی لو محمد سوں رب دی تر جاویں گا
(مصنف)

مرزا کی جعلی حکمت کے مزید نمونے:

جو غذا نقصان پہنچاتی اُسے زیادہ استعمال کرتا:

مرزا قادیانی کو دستوں کی بیماری تھی۔ جاہل سے جاہل ترین حکیم بھی اس بات سے آشنا ہے کہ دستوں میں دودھ کا استعمال مزید دستوں کا باعث بنتا ہے لیکن جاہلیت کے عالمی گولڈ میڈلسٹ کا اعزاز متنبیٔ قادیان کو ہی حاصل تھا کہ وہ دستوں میں بھی دودھ کا استعمال زیادہ کر دیتا تھا۔ جس سے اُس پر دستوں کی مزید برسات پڑتی اور تقریباً سارا دن اُس کا لیٹرین کے چکروں میں گزرتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی۔ پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے۔ کیوں کہ یہ معمول ہوگیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور اُدھر دست آ گیا۔ اس لیے بہت ضعف ہوجاتا تھا۔ اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے۔'' (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۴)

قادیانیو! خصوصاً قادیانی ڈاکٹر و اور میڈیکل افسرو! مرزا کے اس جاہلانہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے تم پر بھی لازم ہے کہ جب تمہیں دستوں کا مرض آ گھیرے تو تم صحت کے سائنسی و طبی تمام قوانین وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً دودھ کا استعمال زیادہ کردو اور لٹرین کو بار بار اپنے دیدار کا شرف بخشو اور اگر دست مزید ترقی کرتے جائیں تو مزید دودھ منگواتے جاؤ، پیتے جاؤ اور ساتھ ساتھ اپنے جعلی نبی کے طبی نسخوں کی بھی داد دہی کرتے جاؤ۔

گرمی دانوں کا علاج گرم کپڑے:

''گرمی دانے'' جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ جسم پر نکلنے والے وہ ابھار جو گرمی کے باعث نمودار ہوتے ہیں۔ ساری دنیا کے ڈاکٹر و حکیم حتیٰ کہ ایک عام انسان بھی اس بات سے بخوبی آشنا ہے کہ اگر جسم پر گرمی دانے نکل آئیں تو گرم لباس سے مکمل مجتنب رہنے میں ہی دانش مندی وعافیت ہے۔ لیکن مرزائے قادیان کی عقل وحکمت کی داد دیجیے کہ شدید موسم گرما میں جب گرمی دانوں کا عذاب اُس کے سارے جسم کو پوٹھوہار بناتا تو بجائے نرم وسرد لباس کے وہ مزید گرم لباس پہن لیتا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے۔''

پھر مرزا قادیانی ان گرمی دانوں کا علاج کیسے کرتا؟ مرزا بشیر احمد قادیانی ہی لکھتا ہے کہ:

''بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے۔ اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا۔ نیز آپ عموماً جراب بھی پہنتے تھے۔'' (سیرت المہدی، حصہ اوّل، ص ٦٦)

(پھر گرم پانی سے نہاتا بھی ہوگا اور دھوپ کے نیچے بیٹھ کر آٹھ دس انڈے ہڑپ کر کے کہتا ہوگا کہ میں خاندانی حکیم ہوں۔ ناقل)

مرغا ذبح کروا کے سر پر باندھ دیا:

ایک دفعہ قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک عزیز سخت بیمار ہوگیا۔ جس سے اُس کا دماغ بھی کافی متاثر ہوا۔ مریض کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کو بطور معالج اُس کا علاج کرنے کے لیے بلوایا۔ مرزا قادیانی نے وہاں بھی اپنی جاہلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اُس مریض کا علاج یہ تجویز کیا کہ ایک مرغا ذبح کروا کے ویسے ہی خون میں لتھڑا ہوا اُس بیچارے کے سر پر باندھ دیا۔

سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد قادیانی اس واقعہ کے متعلق یوں رقم طراز ہے:

''حضرت والدہ صاحبہ یعنی ام المومنین اطال اللہ بقائہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔ علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کے سر پر باندھا۔'' (سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۲۷، از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے متعلق اس طرح کے درجنوں حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں۔ جن سے وہ جعلی معالج یا نیم حکیم تو بڑی دور کی بات' ایک کم فہم انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن قادیانیوں کی مرزا قادیانی کے متعلق اندھی تقلید کی انتہا دیکھئے کہ بجائے مرزے کی ان بیہودہ اور جاہلانہ حرکات دیکھ کر اُس سے عقیدت کے تمام بندھن توڑ کر اسلام کے چمنستان روح افزا میں داخل ہوتے۔ وہ اب تک اُسے ''علم الطب'' کا شہنشاہ تصور کیے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا روزنامہ اخبار ''الفضل'' اپنے ۲۱ را کتوبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں لکھتا ہے:

''سیدنا واما منا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا قادیانی) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں ''علم الادیان'' پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا وہاں ''علم الابدان'' یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات و مشاہدات کے بعد دنیائے طب کے لیے ایسے بیش قیمت رہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہو سکتے ہیں اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ آج تک طب اور سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر ان پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے۔''

قادیانی اخبار ''الفضل'' یہاں جھوٹ بولنے میں اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کو بھی مات دے گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے طب کے میدان میں جو انسانیت کش اور ضرر رساں اصول مرتب کیے ہیں' اُن کی نظیر طب اور میڈیکل سائنس کے ماہرین میں تو کیا کسی فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اُس شخص میں بھی نہیں پائی جاتی جس کی عقل ہمہ وقت محو پرواز رہتی ہے۔

لیکن اگر باقی باتوں سے قطع نظر ایک لمحہ کے لیے مرزا قادیانی کو نیم حکیم بھی تسلیم کر لیا جائے پھر بھی اسلام اور جدید سائنس مرزے کی تردید پر کمر بستہ نظر آتی ہے۔ کیوں کہ نیم حکیمی کی گنجائش نہ دین اسلام میں ہے اور نہ ہی جدید سائنس میں۔ ملاحظہ فرمائیں:

جاہل معالج اسلام اور جدید سائنس کے آئینہ میں:

اوّلاً اسلام نے انسانیت کے لیے حفظانِ صحت کے ایسے اصول مرتب کیے ہیں کہ بندہ زیادہ سے زیادہ بیماریوں سے قبل از وقت بچا رہے۔ تاہم اگر کوئی بیماری حملہ آور ہو جائے تو اس کا مناسب علاج بھی پیش کیا ہے۔ طب کو باقاعدہ ایک فن کے طور پر پروان چڑھانے اور اس فن کے ماہرین پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل اسلام کو حاصل ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے ہسپتال مسلمانوں ہی نے قائم کیے اور سب سے پہلے رجسٹرڈ ڈاکٹروں اور سرجنوں کا ایک باقاعدہ نظام

بھی انھی نے وضع کیا تاکہ مختلف بیماریوں کا صحیح طبی خطوط پر علاج کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں تاجدارِ کائنات، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اُمتِ مسلمہ کے لیے مشعل راہ (اور امت مرزا کے لیے باعث حق شناسی) ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ومن تطبب ولم یعلم منه الطب قبل ذلک فھو ضامن (سنن ابن ماجہ، ۲۵۶)

''جس شخص نے علم الطب سے ناآگہی کے باوجود طب کا پیشہ اختیار کیا تو اُس (کے غلط علاج، مضر اثرات) کی ذمہ داری اُسی شخص پر عائد ہوگی۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ ہے کہ آپ بیمار ہو گئے۔ ان کے علاج کے لیے دو طبیب آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موقع پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ دونوں میں سے جس کا تجربہ زیادہ ہے وہ علاج کرے۔ چنانچہ ان دونوں میں سے جس طبیب کا علم طب پر عبور اور تجربہ زیادہ تھا۔ اُس نے اس صحابی رسول کا علاج کیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ایکما اطب من تطبب وھو لا یعرف طبافھو ضامن. (ابوداؤد، کتاب الطب)

''اگر کسی نیم حکیم کی وجہ سے کوئی مر گیا تو اس کی موت کا ذمہ دار وہ ڈاکٹر اور حکیم ہوگا۔''

اس فرمان نے جہاں لوگوں کو طب میں تخصیص کے لیے مہمیز دی۔ وہاں اسلام کی اوّلین صدیوں میں ہی جعل سازوں سے بچنے کے لیے میڈیکل کا ایک باقاعدہ امتحانی نظام وضع کرنے میں بھی مدد ملی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے ماہرین طب اور سرجن پیدا ہوئے۔

دنیا میں سب سے پہلے ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لیے امتحانات اور رجسٹریشن کا باقاعدہ نظام عباسی خلافت کے دور میں ۹۳۱ء میں بغداد میں وضع ہوا۔ جسے جلد ہی پورے عالم اسلام میں نافذ کر دیا گیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک جعلی حکیم کے ناقص علاج سے ایک مریض کی جان چلی گئی۔ اُس حادثے کی اطلاع حکومت کو پہنچی تو تحقیقات کا حکم ہوا۔ پتا یہ چلا کہ اُس عطائی طبیب نے میڈیکل کی مروّجہ تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا اور چند ایک کتابوں کو پڑھنے کے بعد مطب Clinic کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

اُس حادثے کے فوری بعد حکومت کی طرف سے معالجین کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لیے ایک بورڈ بنایا گیا۔ جس کی سربراہی اپنے وقت کے عظیم طبیب سنان بن ثابت کے ذمہ ہوئی۔ اُس بورڈ نے سب سے پہلے صرف بغداد شہر کے اطباء کو شمار کیا تو پتا چلا کہ شہر بھر میں کل ۱۰۰۰ اطبیب ہیں۔ تمام اطباء کا باقاعدہ تحریری امتحان اور انٹرویو لیا گیا۔ ایک ہزار میں سے ۷۰۰ معالج پاس ہوئے۔ چنانچہ رجسٹریشن کے بعد انھیں پریکٹس کی اجازت دے دی گئی اور ناکام ہو جانے والے ۳۰۰ اطباء کو پریکٹس کرنے سے روک دیا گیا۔

۶۱ ھ کے مشہور طبیب ابن سہیل بغدادی نے اپنی مشہور کتاب ''مختارات'' میں مسند معالجت پر بیٹھنے کے لیے چند ضروری شرائط رقم کی ہیں۔ اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی میں اُن رقم کردہ شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ ابن سہیل بغدادی لکھتے ہیں کہ:

''اس معالج پر اعتماد کیا جانا چاہیے جس نے علم طب کی تحصیل اپنے وقت کے بڑے بڑے اساتذہ فن سے کی ہو اور عملی مشق و تجربہ کے لیے ایک مدت دراز تک ماہرین کی خدمت میں رہا ہو اور ان کی نگرانی میں مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کیا ہو اور ان بزرگوں سے سند مہارت حاصل کی ہو۔ تب جا کر بیماریوں کی طرف رجوع کرے۔''

اسلام اور مسلمان اطباء کی ان ہدایات سے آج عالمی ادارہ صحت (World Health Organization) W.H.O کی تنظیم بھی متفق ہے اور قانوناً مطالبہ کرتی ہے کہ تمام عطائی (Quacks) کی پریکٹس کو مسدود کر دیا جائے۔ (Preventive and social Medicine By Dr. Seal P. 160)

یورپ میں عطائیت کے خاتمے کے لیے سب سے پہلا قانون ۱۸۲۱ء میں معرضِ وجود میں آیا۔ اس کی رو سے ہر وہ شخص جو علاج معالجے کا دعوے دار ہے لیکن اس کے پاس کسی مستند محکمے، کالج یا انسٹی ٹیوٹ کی سند یا اجازت نہیں تو قانوناً ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی قطعی اجازت نہیں اور اگر ایسے معالج سے کسی مریض کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان معالج کو ادا کرنا پڑے گا۔ (لاء آف میڈیکل جنرل، ۲۶)

قادیانیو! سوچو کہ اگر مرزا قادیانی آج اس دور میں زندہ ہوتا تو یقیناً ایک مجرم کی حیثیت سے اس پر مقدمہ چلتا اور وہ جعل سازی کرنے اور لوگوں کو موت کے گھوڑے پر سوار کرنے کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ پھر تم کفِ افسوس ہی ملتے رہ جاتے کہ کاش ہمارا نبی طب و حکمت کے میدان میں قدم نہ رکھتا تو شاید پھانسی کے پھندے سے بچ جاتا اور یہ ذلت و رسوائی دیکھنا نصیب نہ ہوتی۔

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501